سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پراعتراض کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Lar8646 تاریخ:13-05-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنا کیسا ہے؟ سائل: اشتیاق عطاری (لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنا یا آپ سے سوء عقیدت رکھنا بد مذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے، کیونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیِ رسول ہیں اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر و صلاح اور عادل ہیں، ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ پھر جن اصحاب کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نام لے کر دعائیں فرمائیں ان میں سے ایک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ پر طعن کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا﴿وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو، حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے، تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔“ (پارہ 27، سورۃ الحدید، آیت 10)

تفسیر قرطبی میں اس آیت کے تحت فرمایا"فِیهِ خَمْسُ مَسَائِلَ:۔۔۔ الخامسة- قوله تعالى: (وكلا وعد الله الحسنى) أي المتقدمون المتناهون السابقون، والمتأخرون اللاحقون، وعدهم الله جميعا الجنة مع تفاوت الدرجات." ترجمہ:اس میں پانچ مسائل کا ذکر ہے۔پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:اللہ تعالیٰ نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمالیا ہے یعنی سبقت کرنے والے پہلے اور بعد میں شامل ہونے والے متاخرین اللہ تعالیٰ نے ان سب سے درجات کے فرق کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، جزء17،صفحہ205،207،مطبوعہ کوئٹہ)

تفسیر مظہری میں ہے:"وَكُلًّا ۔۔۔ای کل واحد من الفریقین من الصحابة الذین أنفقوا قبل الفتح والذین أنفقوا بعده وَعَدَ اللهُ الْحُسْنى ، لا یحل الطعن فی أحد منهم ولا بد حمل مشاجراتهم علی محامل حسنة واغراض صحیحة او خطأفی الاجتهاد۔۔۔وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیرٌ عالم بالبواطن کعلمه بالظواهر فیجازی کلا علی حسبه."ترجمہ:اور تمام یعنی وہ صحابہ کرام جنھوں نے قبل فتح مکہ خرچ کیا اور جنھوں نے بعد فتح مکہ خرچ کیا ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ کا وعد فرمالیا۔ان میں سے کسی ایک کے بارے میں طعن کرنا حلال نہیں ہے اور ان کے مشاجرات کو اچھے محامل اور درست اغراض یا اجتہادی خطا پر محمول کرنا ضروری ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خبر دار ہے۔وہ باطن کو بھی ایسے ہی جانتا ہے جیسے ظاہر کو جانتا ہے،تووہ ہر ایک کو اس کے مطابق بدلہ دے گا۔ (تفسیر مظہری، جلد9، صفحہ192، مطبوعہ کوئٹہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا"لا تذکروا مساوی اصحابی فتختلف قلوبکم علیهم واذکروا محاسن اصحابی حتی تاتلف قلوبکم علیهم" ترجمہ:میرے صحابہ کا تذکرہ برائی کے ساتھ مت کرو کہ تمہارے دل ان کے خلاف ہو جائیں،میرے صحابہ کی اچھائیاں بیان کرو، یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لیے نرم ہو جائیں۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب الثالث، الفصل الاول، جزء11، صفحہ247، مطبوعہ لاہور)

صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم، ولا نصيفه"ترجمہ:میرے صحابہ کو بُرا نہ

کہو، پس اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے، تو وہ ان کے ایک مُد یا آدھا مُد خیرات کرنے کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، جلد1، صفحہ518، مطبوعہ کراچی)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی "ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو (اعتراضات کا) نشانہ نہ بنانا۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، جلد2، صفحہ706، مطبوعہ لاہور)

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا" دعه فانه قد صحب رسول اللہ "ترجمہ: ان کو کچھ نہ کہو یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابی ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر معاویة رضی اللہ عنہ، جلد1، صفحہ531، مطبوعہ کراچی)

سنن ترمذی، مسند امام احمد اور التاریخ الکبیر للبخاری میں حدیث صحیح منقول ہے (والنظم ھذا للبخاری):

" قال ابو مسھر حدثنا سعید بن عبد العزیز عن ربیعة بن یزید عن ابن ابی عمیرة قال النبی صلی اللہ علیه وسلم اللھم اجعله ھادیا مھدیا واھدہ واھدبه" ترجمہ: حضرت سیدنا ابن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

(التاریخ الکبیر، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ، جلد5، صفحہ240، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن)

امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر ہیتمی) شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو ذکر کر کے لکھتے ہیں" فتامل ھذا الدعاء من الصادق المصدوق وان ادعیته لامته لا سیما اصحابه مقبولة غیر مردودة، تعلم ان اللہ سبحانه استجاب لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بھذا الدعاء لمعاویة فجعله ھادیا للناس مھدیا فی نفسه ومن جمع اللہ له بین ھاتین المرتبتین کیف یتخیل فیه ما تقوله علیه المبطلون ووصمه به المعاندون معاذ اللہ لا یدعو رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ھذا الدعاء الجامع لمعالی الدنیا والاخرة المانع لکل نقص نسبته الیه الطائفة الفاجرة المارقة الا لمن علم صلی اللہ علیه وسلم انه اھل لذلک حقیق بما ھنالک" ترجمہ: پس غور کرو یہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

بلاشبہ آپ کی امت کے حق میں بالخصوص آپ کے صحابہ کرام کے حق میں مقبول ہے، رد ہونے والی نہیں۔ تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول فرما کر ان کو ہدایت یافتہ اور لوگوں کے لیے رہنما بنادیا اور جس شخصیت میں اللہ تعالیٰ یہ دونوں مقام جمع فرمادے اس کے بارے میں وہ سب کچھ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے، جو باطل پرست ان کے خلاف کہتے ہیں اور جو معاندین ان پر عیب لگاتے ہیں معاذاللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی دعا کہ جو دنیاوآخرت کے بلند مقامات کی جامع ہے اور ہر اس نقص کی مانع ہے، جس کی نسبت فاسق وگمراہ فرقہ حضرت امیر معاویہ کی طرف کرتا ہے، صرف اسی کے حق میں کرسکتے ہیں، جو حقیقتاً اس دعا کا اہل وحق دار ہو۔ (تطھیر الجنان، الفصل الثانی، صفحہ 49، دار الصحابہ للتراث)

مسند امام احمد، مسند بزار، صحیح ابن حبان اور التاریخ الکبیر میں ہے (والنظم ھذا للبخاری) "أبو مسھر عن سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن عميرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم علم معاوية الحساب وقه العذاب" ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ معاویہ کو حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔ (التاریخ الکبیر، معاویۃ بن ابی سفیان بن حرب۔۔، جلد 7، صفحہ 326، رقم 1405، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن)

المسامرہ میں ہے: "(واعتقاد أهل السنة) والجماعة (تزكية جميع الصحابة) رضي الله عنهم وجوباً بإثبات العدالة لكل منهم والكف عن الطعن فيهم، (والثناء عليهم كما أثنى الله سبحانه وتعالى عليهم)" ترجمہ: **اہل سنت کا عقیدہ (یہ ہے کہ) تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عدالت کو ثابت کرنے کے ساتھ ان کی پاکیزگی بیان کرنا واجب ہے اور ان سب کے معاملہ میں طعن سے رکے رہنا واجب ہے اور ان کی تعریف کرنا ہے،** جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے۔

(المسامرۃ شرح المسایرہ، الرکن الرابع، الاصل الثامن، صفحہ 259، دار الکتب العلمیہ)

نسیم الریاض میں ہے: "ومن يكن يطعن فى معاوية فذاك كلب من كلاب الهاوية" یعنی جو حضرت معاویہ پر طعن کرے، تو وہ جہنمی کتوں میں سے کتا ہے۔ (نسیم الریاض، القسم الثانی، جلد 3، صفحہ 430، مطبوعہ ملتان)

نبراس میں ہے: "سبه رجل عند خليفة الراشد عمر بن عبد العزيز فجلده" ترجمہ: ایک شخص نے خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز کے سامنے حضرت امیر معاویہ کو برا بھلا کہا، تو آپ نے اسے کوڑے لگوائے۔

(النبراس شرح شرح العقائد، محاربات الصحابة واجبة التاویل، صفحہ 330، مطبوعہ ملتان)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"ای للامیر معاویۃ رضی اللہ عنہ اما عند اھل الحق فاستقامۃ الخلافۃ لہ رضی اللہ تعالی عنہ من یوم صلح السید المجتبی صلی اللہ تعالی علی جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی امہ واخیہ وسلم۔"ترجمہ: بہر حال اہل حق کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اس دن سے خلافت مستحکم ہو گئی، جس دن حضرت امام مجتبیٰ، امام حسن صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی امہ واخیہ وسلم نے صلح کی۔

اس کے بعد آپ رحمہ اللہ تعالیٰ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح والی حدیث بخاری نقل کر کے فرماتے ہیں"وبہ ظھر ان الطعن علی الامیر معاویۃ طعن علی الامام المجتبی بل علی جدہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم، بل علی ربہ عزوجل" ترجمہ: اسی سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنا در حقیقت امام مجتبیٰ پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ ان کے جد کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ تو اللہ عزوجل پر طعن کرنا ہے۔

اس کے بعد اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"کیونکہ مسلمانوں کی باگ ڈور کسی غلط آدمی کے ہاتھ میں دینا اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت ہے اور اگر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلط تھے، جیسا کہ طعن کرنے والے کہہ رہے ہیں، تو پھر اس خیانت کے مرتکب معاذ اللہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ٹھہریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس خیانت پر رضا لازم آئے گی اور یہ وہ ہستی ہے جس کی شان میں ﴿ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی﴾ وارد ہے۔ **یہ جملے اس شخص کو فائدہ دیں گے جس کے لیے اللہ نے ہدایت کا ارادہ فرمالیا۔"**

(المستند المعتمد مع المعتقد المنتقد، صفحہ 192-193، برکاتی پبلشر، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے:"سِیَر جن بالائی باتوں کے لئے ہے، اُس میں حد سے تجاوز نہیں کر سکتے، اُس کی روایات مذکورہ کسی حیض ونفاس کے مسئلہ میں بھی سننے کی نہیں نہ کہ معاذ اللہ اُن واہیات ومعضلات وبے سروپا حکایات سے صحابہ کرام حضور سید الانام علیہ وعلی آلہ وعلیہم افضل الصّلاۃ والسلام پر طعن پیدا کرنا، اعتراض نکالنا، اُن کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا کہ اس کا ارتکاب نہ کرے گا، مگر گمراہ بددین، مخالف ومضاد حق تبیین۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 582، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر و صلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے۔ مثلاً: حضرت امیرِ معاویہ اور اُن کے والدِ ماجد حضرت ابو سفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہند۔۔۔ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے۔ مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بِھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خلاف ہے۔ اللہ عزوجل نے سورہ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں۔ مومنین قبلِ فتحِ مکہ اور بعدِ فتحِ مکہ اور اُن کو اِن پر تفضیل دی اور فرما دیا: ﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرما لیا۔ ساتھ ہی ارشاد فرما دیا: ﴿وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ اللہ خوب جانتا ہے، جو کچھ تم کرو گے۔ **تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے**، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے؟ کیا طعن کرنے والا اللہ (عزوجل) سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔“

(بہار شریعت، جلد1، حصہ1، صفحہ252-255، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

07 رمضان المبارک 1440ھ/13 مئی 2019ء